

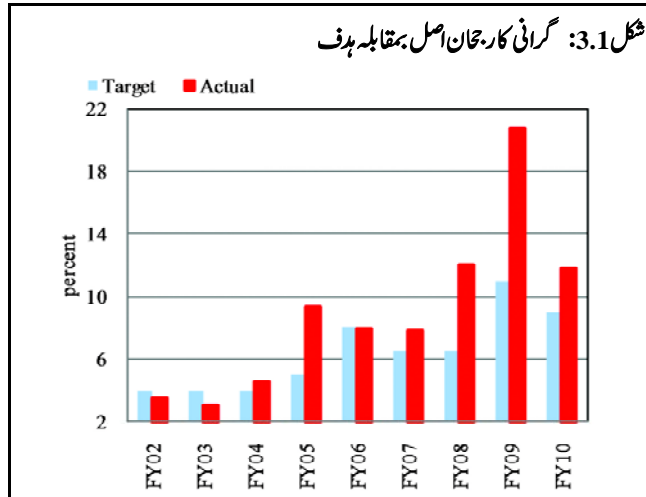
## 3 قیمتیں

### 3.1 عمومی جائزہ

جدول 3.1: گرانے کے رجحانات (فیصد)						
سال ہمال*			سالانہ اوسط			
حق ا	حق ا	حق ا	حق ا	حق ا	حق ا	جی ڈی پی تفریط کنندہ
9.4	6.2	8.7	11.1	6.8	9.3	7.0
8.7	9.0	7.6	7.8	10.1	7.9	10.5
8.0	7.3	7.0	9.4	6.9	7.8	7.7
26.3	30.6	21.5	14.2	16.4	12.0	16.2
10.8	4.1	13.1	22.7	18.2	20.8	20.3
16.5	17.6	12.7	13.2	12.6	11.7	10.1
جون *						

مالی سال 10ء کے دوران گرانی کے تمام اشاریوں میں گزشتہ سال کی ریکارڈ سطح کی نسبت نمایاں کمی دیکھی گئی لیکن گرانی کی یہ نسبتاً کم سطح بھی کافی بلند تھی (دیکھئے جدول 3.1)۔ خاص طور پر مالی سال 10ء کے دوران گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کی سالانہ اوسط کم ہو کر 11.7 فیصد ہو گئی جو کہ مالی سال 09ء کی 20.8 فیصد سے کافی کم ہے لیکن یہ اپنے سالانہ ہدف 9.0 فیصد سے بدستور بلند ہے۔ مالی سال 06ء سے مسلسل چوتھا سال ہے جس میں گرانی کا ہدف پورا نہیں کیا گیا (دیکھئے شکل 3.1)۔ مالی سال 10ء کے دوران گرانی کے دیگر پیمانوں کے رجحانات گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت ہی کی طرح تھے۔ اگرچہ سال کے دوران گرانی کے پیمانوں تھوک اشاریہ قیمت، حساس قیمت اظہاریہ اور جی ڈی پی تفریط کنندہ<sup>1</sup> سب میں نمایاں کمی دیکھی گئی تاہم یہ بدستور دو ہندسی رہی۔

شکل 3.1: گرانی کا رجحان اصل بمقابلہ ہدف



عمومی صارف اشاریہ قیمت کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران گرانی کا دباؤ کم تھا جو کہ جنوری 2010ء سے دوبارہ بڑھنا شروع ہو گیا۔<sup>2</sup> مالی سال کی دوسری ششماہی کے دوران گرانی کا دباؤ مستقل 12.7 سے 13.7 فیصد کے درمیان رہا (دیکھئے شکل 3.2)۔ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی میں کمی کے رجحان کی وجہ ان عوامل کے مشترکہ اثرات تھے: (الف) سخت زری موقف کا تسلسل، (ب) مالی سال 08ء کی نسبت مالی سال 09ء میں مالیاتی استحکام جس کے نتیجے میں مرکزی بینک سے میزانیہ قرض گیری کی خالص واپسی ہوئی، (ج) اشیا کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی اور (د) فصلوں کی بہتر کاشت کے باعث زیادہ تر غذائی اشیا کی مقامی فراہمی میں خاصی بہتری۔<sup>3</sup> تاہم مالی سال 10ء کی دوسری ششماہی میں نہ صرف زیادہ تر عوامل کا اثر معکوس ہو گیا بلکہ توانائی سے متعلق زراعت میں کمی کے باعث گرانی کی توقعات مضبوط ہو گئیں۔

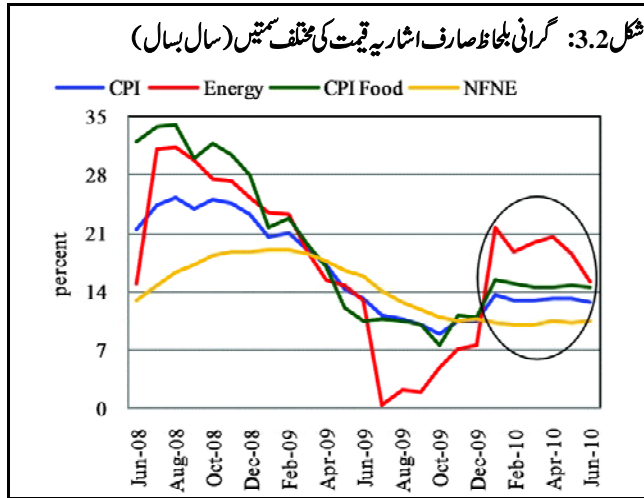
مثال کے طور پر بجلی کے ٹیرف میں اضافے کا اثر حکومت کے اس فیصلے سے مزید بڑھ گیا جس میں تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے صارفین کو منتقل کیے گئے۔ اس سے پیداواری لاگت اور نقل و حمل کی لاگت بڑھ گئی جس سے غذائی اشیا کی قیمتوں پر بھی اثر پڑا۔ جنوری 2010ء میں شرح مبادلہ پر دباؤ اس وقت پڑا جب اسٹیٹ بینک نے تیل کی درآمدی ادائیگی منڈی کو منتقل کر دی اور خسارے کی تسلیک کے ساتھ مالیاتی موقف میں تبدیلی کے باعث مالی سال 10ء کی دوسری ششماہی کے دوران گرانی میں اضافہ ہوا۔

مالی سال 10ء کی دوسری ششماہی کے دوران توانائی اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے باعث 20 فیصد تر اشدہ اوسط سے ناپی جانے والی تیزی گرانی میں اضافہ ہوا جبکہ اس عرصے

<sup>1</sup> جی ڈی پی تفریط کنندہ گرانی کی پیمائش کا وسیع پیمانہ ہے۔ یہ نامیہ جی ڈی پی اور حقیقی جی ڈی پی کا تناسب ہے۔ دو مدتوں کے جی ڈی پی تفریط کنندہ کے فیصدی فرق سے اس پیمانے کی گرانی معلوم ہوتی ہے۔

<sup>2</sup> مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 10.3 فیصد اور دوسری ششماہی میں 13.1 فیصد تھی۔

<sup>3</sup> مالی سال 09ء میں اہم فصلوں کی نمو 7.3 فیصد ہوئی۔

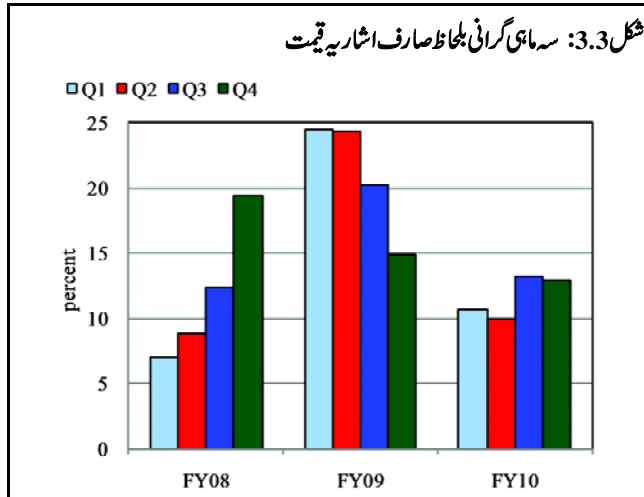


کے دوران غیر غذائی غیر توانائی پیمانے سے ناپی جانے والی قوزی گرانی میں پائیدار رجحان رہا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال 10ء کی دوسری ششماہی میں عمومی صارف اشاریہ قیمت اور قوزی گرانی دونوں میں زیادہ ردوبدل نہیں ہوا۔ تاہم 20 فیصد تراشیدہ اوسط قوزی گرانی میں جون 2010ء میں کمی واقع ہوئی اور غیر غذائی غیر توانائی قوزی گرانی میں اضافہ ہوا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرانی کے دباؤ میں کسی حد تک کمی آئی لیکن زیادہ وسیع البہیاد ہے۔ قوزی گرانی میں حرکت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ مہینوں میں گرانی کا دباؤ برقرار رہے گا۔

یہ بات اہم ہے کہ مالی سال 10ء کے دوران توسیعی مالیاتی پالیسی<sup>4</sup> سے طلبی گرانی بڑھ گئی اور توانائی سے متعلق زراعت میں کمی سے معیشت میں لاگتی گرانی بڑھ گئی۔ ان دونوں کے مشترکہ اثرات کے باعث حالیہ مہینوں میں گرانی کے دباؤ میں چلک آئی ہے۔ مزید برآں بجلی کے ٹیرف میں متوقع اضافے اور ممکنہ بلند درآمدی گرانی کے ساتھ ساتھ سرکاری اداروں کی تنخواہوں میں نمایاں اضافے (اور طلب کا دباؤ بڑھنے سے) کے باعث مالی سال 11ء کے لیے گرانی کے خدشات بڑھے ہیں۔ اس تناظر میں مرکزی بینک نے 2 اگست 2010ء سے ڈسکاؤنٹ ریٹ 50 پیس پوائنٹس بڑھا کر 13 فیصد کر دیا۔

پاکستان میں غیر معمولی سیلاب کی صورتحال کے باعث گرانی کی توقعات مزید بڑھ گئی ہیں۔ فصلوں، فارم مشینری، بیجوں کے ذخیرے وغیرہ کے نقصان کے باعث کم از کم قلیل مدت میں غذائی گرانی میں دوبارہ خاصا اضافہ ہو سکتا ہے۔ دوسری طرف انفراسٹرکچر کی تباہی کی وجہ سے چند مہینوں کے لیے فراہمی میں تعطل آ سکتا ہے۔

غذائی گرانی پر سیلاب کے زیادہ تر اثرات عارضی ہوں گے مثلاً جیسے ہی تازہ فصلیں کاشت ہوں گی سبزیوں کی قیمتیں کم ہو جائیں گی اور کچھ نقصانات کو درآمدات کے ذریعے پورا کیا جائے گا۔ زیادہ دباؤ ساختی مسائل اور ایشیا کی عالمی قیمتوں کے رجحان سے پیدا ہوگا۔ مثال کے طور پر روس اور یوکرین میں خشک سالی کی وجہ سے گندم کی عالمی قیمت تقریباً مقامی قیمت کے برابر (علاوہ مواصلاتی لاگت) آگئی حالانکہ پہلے قیمتیں کم تھیں۔ اسی طرح حالیہ مہینوں میں خوردنی تیل کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کی پیشگوئی یہ ہے کہ مالی سال 11ء کے دوران اوسط سالانہ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 13.5 سے 14.5 فیصد کے درمیان رہنے کی توقع ہے۔<sup>5</sup>



**3.2 صارف اشاریہ قیمت**

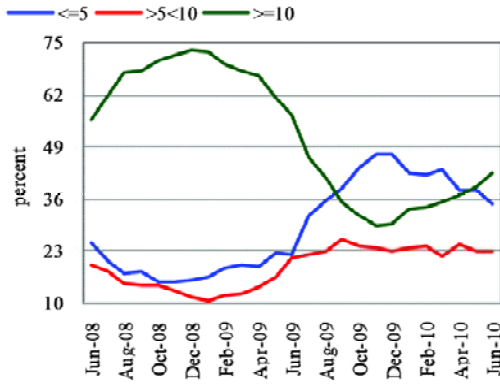
مالی سال 10ء میں مجموعی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت گذشتہ سال کے مقابلے میں خاصی کم رہی ہے۔ اگرچہ اکتوبر 2009ء میں پہلی سہ ماہی کے دوران یہ 8.9 فیصد کی پست ترین سطح پر پہنچ گئی تاہم ایندھن کی قیمت میں اضافے کی بنا پر تیسری سہ ماہی کے بعد سے گرانی کا دباؤ دوبارہ بڑھ گیا۔ مالی سال 10ء میں گذشتہ دو برسوں کے مقابلے میں گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں زیادہ ردوبدل نہیں آیا جو کہ اسی عرصے کے دوران صارف اشاریہ قیمت کے پست معیاری انحراف سے بھی ظاہر ہے (دیکھئے شکل 3.3)۔<sup>6</sup>

<sup>4</sup> مالی سال 09ء میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 5.3 فیصد تھا جو مالی سال 10ء میں بڑھ کر 6.3 فیصد ہو گیا۔

<sup>5</sup> یہ پیشگوئی مالی سال 11ء کے لیے قبل ازین تخمین شدہ شرح 11 تا 12 فیصد سے زائد ہے۔ (تفصیلات کے لیے دیکھئے زری پالیسی بیان جولائی 2010ء)۔

<sup>6</sup> مالی سال 10ء کے لیے معیاری انحراف صرف 1.6 فیصد تھا جبکہ مالی سال 09ء اور 08ء کے لیے بالترتیب 4.2 فیصد اور 5.0 فیصد تھا۔

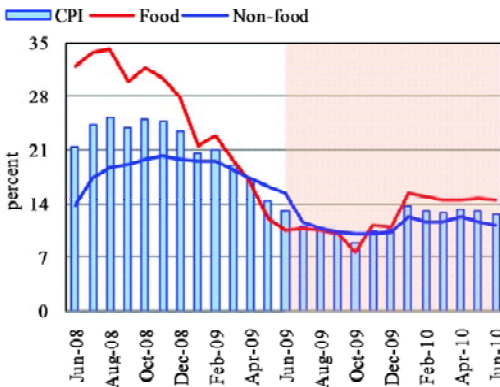
شکل 3.4: قیمتوں میں تبدیلی - اشیاء کی تعداد



جدول 3.2: گرانی کے رجحانات - سال ہلال

قوزی گرانی	صارف اشاریہ قیمت				فیصد
	غیر غذائی	غذائی	عمومی	تراشیدہ	
جون 09ء	15.4	10.5	13.1	15.5	
جولائی 09ء	11.6	10.7	11.2	13.9	
اگست 09ء	10.8	10.6	10.7	13.1	
ستمبر 09ء	10.2	10.0	10.1	12.4	
اکتوبر 09ء	10.0	7.5	8.9	10.6	
نومبر 09ء	10.0	11.1	10.5	10.5	
دسمبر 09ء	10.2	10.9	10.5	10.4	
جنوری 10ء	12.2	15.5	13.7	12.7	
فروری 10ء	11.5	14.9	13.0	12.4	
مارچ 10ء	11.6	14.5	12.9	12.7	
اپریل 10ء	12.2	14.5	13.3	12.7	
مئی 10ء	11.7	14.8	13.1	12.5	
جون 10ء	11.2	14.5	12.7	11.7	

شکل 3.5: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال ہلال)



جون 2009ء میں گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 13.1 فیصد تھی جبکہ جون 2010ء میں 12.7 فیصد رہی۔ عمومی گرانی برقرار رہنے کی وجوہات یہ ہیں: مالیاتی زیادتیاں بشمول مالیاتی خسارے کی تسلیک، قیمتوں میں اضافہ، روپے کی قدر میں کمی اور چینی، کپاس اور تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں زیادہ تر تغیر پذیری غذائی عناصر کے باعث ہوئی۔ اکتوبر 2009ء میں غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہو کر 7.5 فیصد ہو گئی جو کہ جولائی 2006ء کے بعد سے پست ترین سطح ہے لیکن یہ اس سطح کے بعد سے دوبارہ بڑھنا شروع ہو گئی۔ حالیہ مہینوں میں غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھی ہے اور کئی اشیاء میں دو ہندسی اضافہ ہو گیا ہے۔ وہ اشیاء جن میں بلند گرانی یا دو ہندسی اضافہ ریکارڈ کیا گیا ان میں مالی سال 10ء کے ابتدائی مہینوں میں کمی واقع ہوئی تھی لیکن اگلے مہینوں میں اس کے برعکس رجحان رہا (دیکھئے شکل 3.4)۔

اس کے برعکس مالی سال 10ء میں غیر غذائی گرانی گروپ کافی مستحکم رہا (دیکھئے جدول 3.2)۔ اشاریہ کرایہ مکان گرانی میں مسلسل کمی کے باوجود غیر غذائی گرانی میں معمولی اضافے کی وجہ ایندھن، توانائی، مواصلات، ملبوسات وغیرہ کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔

### 3.2.1 غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

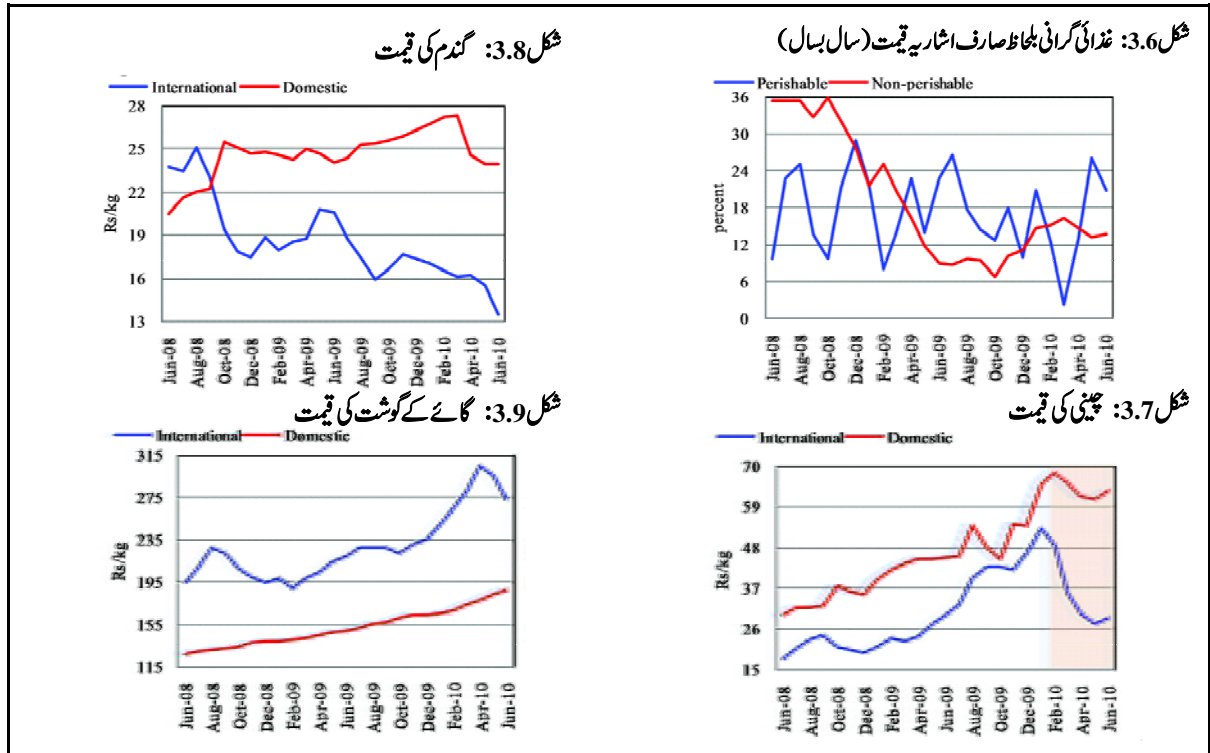
مالی سال 10ء میں غیر غذائی گرانی میں زیادہ ردوبدل نہیں دیکھا گیا۔ چنانچہ سال کے دوران عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں تبدیلی تھی (دیکھئے شکل 3.5)۔ یہ بات اہم ہے کہ اکتوبر 2009ء تک غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی واقع ہوئی اس کے بعد جنوری 2010ء تک اس میں دوبارہ اضافہ ہوا اور آخر فروری تا جون مالی سال 10ء کے دوران یہ 14.5 سے 14.9 فیصد کے درمیان رہی۔ غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں اکتوبر 2009ء کے بعد جو معکوس رجحان دیکھا گیا اس کا بالواسطہ سبب اہم ایندھن خصوصاً ڈیزل (یکم نومبر 2009ء سے 8.7 فیصد [ماہ بہ ماہ] اضافہ کیا گیا) کی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ نقل و حمل کی لاگت بڑھنے سے غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوا جو کہ درآمدی اشیاء والوں اور چینی کی قیمتوں کی وجہ سے مزید بڑھ گیا جس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) اکتوبر 2009ء کے دوران روپے کی قدر میں 1.1 فیصد کمی واقع ہوئی اور (ب) عالمی قیمتوں میں اضافہ (دیکھئے جدول 3.3)۔<sup>7</sup> اس طرح ایک حد تک درآمدی گرانی سے غذائی گرانی کو تقویت ملنے کی وضاحت ہوتی ہے۔

<sup>7</sup> ستمبر 2009ء کے اختتام پر کھلی منڈی میں روپے کی لین دین 83.10 فی امریکی ڈالر (وسط شرح) پر ہو رہی تھی اور اکتوبر 2009ء کے اختتام پر قدر گرنے کے بعد روپے کی قیمت 84.00 فی امریکی ڈالر ہو گئی۔

جدول 3.3: منتخب غذائی اشیاء کی گرانہ						
اشیا	اڈاکان	اکتوبر 09ء	نومبر 09ء	دسمبر 09ء	جنوری 10ء	جون 10ء
سال بسال تبدیلی						
گندم	0.4830	0.5	3.2	6.3	7.8	-0.5
گندم کا آٹا	5.1122	5.2	6.3	8.0	13.8	1.4
نیش	0.1320	-17.7	-15.4	-12.7	-11.1	12.0
چاول	1.3369	-13.5	-13.7	-10.6	-5.7	1.7
دال سور	0.2214	-1.3	-6.8	-4.9	-3.6	4.0
دال مونگ	0.2230	7.3	39.0	54.1	62.2	134.3
دال ماش	0.2017	47.4	58.4	66.3	72.5	92.4
دال چنا	0.4272	-20.7	-16.8	-14.4	-13.7	16.4
ثابت چنا	0.1491	7.5	9.2	10.5	13.9	14.6
پکائے کا تیل	0.6858	-11.3	-5.9	-5.9	0.4	3.3
نباتی گھی	2.6672	-11.8	1.1	11.2	10.3	6.1
چینی	0.1491	19.0	50.1	52.2	65.8	40.3
تازہ پھل	1.6156	8.7	19.3	18.8	20.0	17.5
چکن فارم	0.9158	13.7	37.7	15.3	22.9	20.0
آلو	0.5806	1.2	12.3	-3.4	24.2	16.4
پیاز	0.6237	-6.1	14.2	-9.1	25.3	5.6
پٹن کی چائے	0.3367	13.8	17.2	18.4	28.1	28.0
کھلی چائے	0.5674	20.7	20.6	23.2	24.5	25.3
بکرے کا گوشت	1.0883	13.8	15.4	15.3	15.9	27.9
لہسن	0.1949	166.6	215.3	247.2	243.8	288.8

کچھ غذائی اشیاء کی پیداوار ملکی صرے سے خاصی زائد ہونے کے باوجود ان کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان نظر آ رہا تھا۔ اس میں پیاز، مونگ کی دال، گوشت، چاول اور تازہ پھل شامل ہیں۔ ان اشیاء کی قیمتیں بڑھنے کی اہم وجہ مضبوط بیرونی طلب ہے۔ خاص طور پر بھارت میں پیاز اور مونگ کی دال کی کم کاشت کی وجہ سے پاکستانی برآمد کنندگان کو موقع ملا ہے کہ وہ مالی سال 10ء کے دوران مونگ کی دال بھارت اور پیاز خطے کے دیگر ممالک کو برآمد کر کے بھارت کی جگہ لے لیں۔

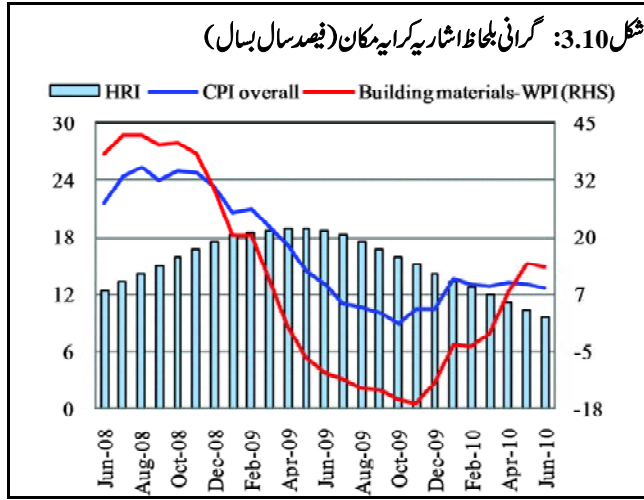
نومبر تا مارچ مالی سال 10ء کے دوران غذائی گرانہ بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں اضافے کی اہم وجہ خراب نہ ہونے والی اشیاء تھیں۔ تاہم اپریل 2010ء سے ان اشیاء کا گرانہ میں حصہ کم ہونے کے باوجود جلد خراب ہو جانے والی غذائی اشیاء کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی بنا پر غذائی گرانہ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ مارچ اور اپریل دونوں مہینوں میں ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا جس سے نقل و حمل کی لاگت بڑھ گئی چنانچہ مالی سال 10ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران سبزیوں اور پھلوں کی قیمتوں کی سطح بلند ہو گئی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جلدی خراب ہو جانے والی اشیاء رسدی دھچکوں کے باعث فطری طور پر زیادہ تغیر پذیر ہوتی ہیں (دیکھئے شکل 3.6)۔



اس کے برعکس منڈی کے نقائص کے سبب کچھ خراب نہ ہونے والی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ دیکھا گیا۔ مثلاً م س 10ء کے دوران چینی کی عالمی قیمتوں میں خاصا اتار چڑھاؤ رہا تاہم چینی کی مقامی قیمتوں میں اضافے کا ہی رجحان رہا (دیکھئے شکل 3.7)۔ اس کی بنیادی وجہ چینی کی مقامی پیداوار کی بلند لاگت اور درآمد میں سست روی تھی جس سے مناسب دستیابی کے خدشات بڑھے۔ ایک طرف نجی شعبے نے چینی کی درآمد میں حصہ نہیں لیا اور دوسری جانب ٹی سی پی کورسڈ کنڈنگان کی طرف سے بار بار نادمہندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ م س 10ء میں چینی کی تجارت میں سرکاری شعبے کے تجربے سے اس نقطہ نگاہ کو تقویت ملتی ہے کہ اجناس کی تجارت میں حکومت کا محدود کردار ہونا چاہیے، نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیے اور مؤثر ضوابط کے ساتھ مداخلت نہ ہونے کی یقین دہانی کرائی جائے۔ مسابقتی کمیشن کا کردار اہم ہے تاکہ قواعد و ضوابط کا بہتر نفاذ ہو سکے اور منڈیوں کی کارکردگی بہتر ہو۔

گندم کی مقامی قیمت کے تعین میں حکومت کی زیادہ مداخلت کے باعث بگاڑ پیدا ہونے سے اس دلیل کو تقویت ملتی ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران گندم کی عالمی قیمتیں تیزی سے گری ہیں (دیکھئے شکل 3.8)۔ تاہم سال 2010ء میں گندم کے موسم کے لیے حکومت نے 950 روپے فی 40 کلوگرام گندم کی قیمت کا جو اعلان کیا تھا اس کے بعد گندم کی مقامی قیمت بڑھ گئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب عالمی قیمتیں بڑھیں گی تو صارفین کو زیادہ قیمت دینا ہوگی لیکن جب عالمی قیمتوں میں کمی ہوگی تو اس کا فائدہ صارفین کو نہیں ملے گا۔ اگرچہ حکومت کا ارادہ بلند معاون قیمتوں کے ذریعے مقامی غذائی اشیاء کے تحفظ کو یقینی بنانا تھا تاہم حکومت اور صارفین دونوں کو اس غیر دانشمندانہ فیصلے کی قیمت ادا کرنی پڑی۔ حکومت کی کمرشل بینکوں کی طرف واجب الادا اجناسی مالکاری ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی ہے جو کہ بھاری مالی لاگت ظاہر کرتی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کو ضیاع کے ساتھ ساتھ بھاری ذخیرہ کاری لاگت کا بھی سامنا ہے۔ حقیقتاً صارفین زیادہ قیمت ادا کر رہے ہیں۔ اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ مستقبل کی منڈیاں قائم کی جائیں جس میں تمام ضروری انفراسٹرکچر بشمول معاہدے کے نفاذ اور فصلوں کا بیمہ بھی ہو۔

### 3.2.2 غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت



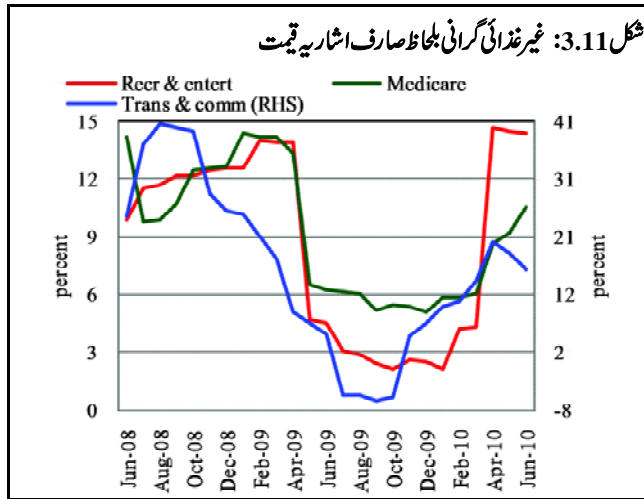
مالی سال 10ء کے دوران غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بدستور رہی ہے۔ سالانہ اوسط غیر غذائی گرانی 11.1 فیصد رہی جو کہ مالی سال 09ء میں 18.4 فیصد سے خاصی پست سطح پر ہے۔ غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی کی بنیادی وجہ اشاریہ کرایہ مکان میں مسلسل کمی ہونا ہے جس کا غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں حصہ 40.0 فیصد ہے۔ مئی 2009ء میں اشاریہ کرایہ مکان بلند سطح پر پہنچا تھا اور اس کے بعد اس میں بتدریج کمی واقع ہوئی ہے۔ جون 2010ء میں یہ 9.7 فیصد تھا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 18.6 فیصد تھا۔ سینٹ کی قیمتیں کم ہونے کی وجہ سے اشاریہ کرایہ مکان میں کمی واقع ہوئی تھو کہ اشاریہ قیمت باسکٹ کے ذیلی گروپ تعمیراتی سامان میں سینٹ کا وزن سب سے زیادہ ہے۔ تاہم اکتوبر 2009ء کے بعد تھو کہ اشاریہ قیمت کے ذیلی گروپ تعمیراتی سامان میں

تبدیلی آنے سے اس کے برعکس رجحان نظر آیا اور دیگر تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں اب اضافہ ہو رہا ہے۔ تھو کہ اشاریہ قیمت باسکٹ میں اشیاء کی قیمتیں عالمی قیمتوں کے ساتھ زیادہ ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ دھاتوں کی عالمی قیمتیں بڑھنے سے مقامی منڈی میں بھی اس کی بڑھی ہوئی قیمتوں کا اثر نظر آتا ہے۔ اس لیے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ صارف اشاریہ قیمت کے ایک جز اشاریہ کرایہ مکان کی نمونہ پزیر ترین حد تک پہنچ چکی ہے اور آنے والے مہینوں میں اضافہ ہوگا (دیکھئے شکل 3.10)۔

جون 2010ء میں غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال ب سال) کم ہو کر 11.2 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران یہ 15.4 فیصد تھی (دیکھئے جدول 3.4)۔ تاہم اس اعتدال کے باوجود غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بدستور مستقل اور مضبوط ہے جس کا اہم سبب ایندھن و روشنی اور نقل و حمل و مواصلات کی ذیلی گروپوں کی بلند قیمتیں ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایندھن (پٹرول اور ڈیزل) کی جو قیمتیں متعین کی جاتی ہیں وہ کئی برسوں سے دونوں سمتوں میں حرکت کر رہی ہیں تاہم نقل و حمل کی لاگت اور کرایوں میں زیادہ تر اضافے کا ہی رجحان رہا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملکی معیشت میں قیمتیں زیادہ پکدار نہیں ہیں۔



جدول 3.4: صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانے۔ سال بسال									
فیصد									
غیر غذائی	ملبوسات، جیکٹسٹائل اور پچل جوڑے	کرایہ مکان	اینڈھن اور روشنی	گھریلو فرنیچر اور آلات	نقل و حمل اور مواصلات	تفریح	تعلیم	صفائی، لاٹری اور ذاتی نگہداشت	طبی سہولتیں
جون 09ء	15.4	10.9	18.6	23.8	10.8	5.0	4.5	19.2	6.3
جولائی 09ء	11.6	6.9	18.3	13.5	9.1	-5.5	3.1	17.8	6.1
اگست 09ء	10.8	6.1	17.6	13.2	7.8	-5.6	2.9	13.5	6.0
ستمبر 09ء	10.2	5.6	16.8	12.7	7.2	-6.4	2.4	13.4	5.2
اکتوبر 09ء	10.0	5.1	16.0	14.1	6.2	-5.9	2.1	13.7	5.4
نومبر 09ء	10.0	4.7	15.1	5.1	5.7	4.7	2.6	13.4	5.3
دسمبر 09ء	10.2	4.8	14.2	6.2	5.7	6.6	2.5	13.5	5.1
جنوری 10ء	12.2	5.2	13.4	20.2	5.6	9.4	2.1	13.7	5.9
فروری 10ء	11.5	5.6	12.7	17.2	5.5	10.4	4.3	12.9	5.9
مارچ 10ء	11.6	6.1	12.0	17.1	5.3	14.0	4.3	12.5	6.0
اپریل 10ء	12.2	7.7	11.2	16.7	5.9	20.5	14.7	8.8	8.6
مئی 10ء	11.7	8.8	10.5	15.8	6.2	18.7	14.5	8.4	9.2
جون 10ء	11.2	9.3	9.7	16.4	6.7	15.8	14.4	8.4	10.6



عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا جس کے سبب نقل و حمل و مواصلات ذیلی گروپ کا حصہ بھی بڑھ گیا۔ اسی طرح ادویات کی قیمتوں میں اضافے کے سبب علاج معالجے کے ذیلی گروپ میں بھی گرانے بڑھ گئی (دیکھئے شکل 3.11)۔ ادویات کی قیمتوں میں تبدیلی کے لیے حکومت سے اجازت لینے پڑتی ہے مالی سال 10ء کے دوران دوا ساز کمپنیوں کو اپنی مصنوعات کی قیمتیں بڑھانے کی اجازت دی گئی کیونکہ گذشتہ برسوں میں زیادہ تر خام مال کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ مزید برآں درآمدی خام مال کی عالمی قیمتیں بڑھنے کے ساتھ ساتھ روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے پیداواری لاگت بھی بڑھ گئی ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران ٹیلی ویژن لائسنس فیس میں اضافے کی وجہ سے ذیلی گروپ تفریح میں بھی گرانے میں اضافہ ہوا ہے۔<sup>8</sup>

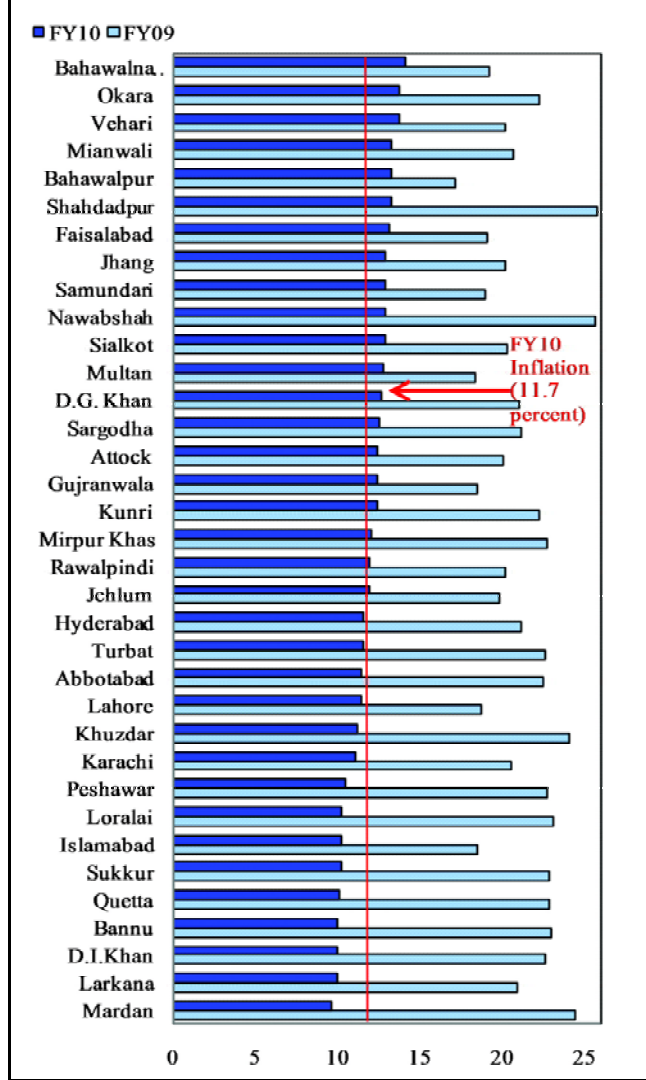
مزید برآں مالی سال 10ء کے دوران ایندھن و روشنی ذیلی گروپ میں گرانے بدستور بلند رہی جس کی وجہ ایندھن کی قیمتوں اور بجلی کے ٹیرف میں کیا جانے والا اضافہ ہے۔ حکومت کو آئی ایم ایف کے ساتھ معاہدے کے مطابق مالیاتی خسارے میں کمی کے لیے مختلف شعبوں میں زراعت کو کم کرنا تھا۔ زراعت سے نہ صرف منڈیوں کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے بلکہ یہ قومی خزانے پر بوجھ کی طرح ہے۔ ایندھن اور بجلی کے ٹیرف کی قیمتوں میں کمی جانی والی مطابقت کا بوجھ صارفین کو منتقل کر دیا گیا جس کے نتیجے میں ان وسائل کا زیادہ مؤثر انداز میں استعمال ہوگا۔

### 3.2.3 شہروں کے لحاظ سے گرانے

شہروں کے لحاظ سے گرانے کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 10ء کے دوران سب سے زیادہ گرانے بلحاظ ص ا ق بہاولنگر اور سب سے کم مردان میں ریکارڈ کی گئی (دیکھئے شکل 3.12)۔ گرانے کے لحاظ سے مختلف شہروں کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلا ہے کہ مالی سال 10ء کے دوران صرف کچھ بڑے شہروں میں اوسط سے زیادہ گرانے ریکارڈ کی گئی۔ چھوٹے شہری علاقوں میں اوسط سے کچھ بلند گرانے دیکھی گئی۔ بڑے شہری علاقوں بشمول وفاقی صوبائی دارالحکومتوں میں اوسط سے کم گرانے ریکارڈ کی گئی جس کی وجہ غالباً یہ ہے:

<sup>8</sup> اپریل 2010ء میں پاکستان ٹیلی ویژن نے ٹی وی لائسنس فیس 300 روپے سے بڑھا کر 420 روپے کر دی۔

شکل 3.12: شہروں کے لحاظ سے گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سالانہ اوسط)



الف۔ م س 10ء میں غذائی قیمتوں کے باعث گرانی بڑھی اور بڑے شہری علاقوں میں بڑی مقدار میں فراہمی کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ رکھا لیکن بڑے شہروں میں زیادہ فراہمی بلند قیمتوں کا باعث بنتی ہے جس کی وجہ تاجروں کا زیادہ منافع اور نقل و حمل کی لاگت کو پورا کرنا ہوتا ہے جس سے اس تبدیلی کا اثر کم ہو گیا۔

ب۔ زیادہ آمدنی کی وجہ سے بڑے شہری مراکز میں غذائی ذیلی گروپ کا حصہ کم آمدنی والے چھوٹے شہری مراکز کی نسبت کم ہوتا ہے۔

ج۔ دور دراز علاقوں میں اوسط سے کم گرانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوراک کی بڑھتی ہوئی قیمتوں میں اضافہ کم نمایاں تھا کیونکہ یہ شہر زیادہ تر خود کفیل ہیں اور عام طور پر سبزیاں اور پھل دیگر شہروں کو فراہم کرتے ہیں۔

#### 3.2.4 آبادیاتی گرانی کی شرح

حالیہ برسوں میں غذائی گرانی غالب رہی ہے اور کم آمدنی والے گروپ پر گرانی کا اثر غیر متناسب پڑا ہے (دیکھئے جدول 3.5)۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حالیہ برسوں میں نہ صرف غذائی گرانی بڑھی ہے بلکہ یہ زیادہ تغیر پذیر ہو گئی۔ اسی لیے کم آمدن گروپ بلند گرانی سے نہ صرف متاثر ہوا ہے (دیکھئے باکس 3.1)، بلکہ دیگر گروپوں کے مقابلے میں اس گروپ کے لیے آبادیاتی گرانی کی شرح کافی غیر یقینی ہے۔ بلند اور متوسط آمدنی گروپ کو نسبتاً کم اور پائیدار گرانی کا سامنا ہے۔ اس صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ کم آمدن گروپ کے لیے ہدفی زراعت پروگرام دیا جائے اور یوٹیلیٹی اسٹورز کے ذریعے کم نرخوں میں اہم اجناس فراہم کی جائیں۔ یہ پروگرام نادار کی مدد سے کیا جاسکتا ہے اور اس سے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ رکھنے والوں کے قومی ڈیٹابیس کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

#### 3.3 تھوک اشاریہ قیمت

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تھوک اشاریہ قیمت مئی 2002ء کے بعد سے پست ترین سطح پر تھا۔ تاہم دوسری سہ ماہی سے گرانی کا دباؤ بڑھنے لگا جس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) ایشیا کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا اثر، (ب) روپے کی قدر بتدریج کم ہونا، (ج) اہم ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ اور (د) زراعت اور صنعت کے لیے بجلی کے ٹیرف میں اضافہ۔ ان عوامل کی وجہ سے گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت اپریل 2010ء میں بڑھ کر 22.0 فیصد سال بسال ہو گئی جو کہ اٹھارہ مہینوں میں بلند سطح پر ہے (دیکھئے شکل 3.13 اور جدول 3.6)۔ مالی سال 10ء کے آخری دو مہینوں میں سال بسال گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں معمولی کمی واقع ہوئی جس کی وجہ تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی اور ساتھ ہی چند غذائی اشیاء کی مقامی فراہمی میں بہتری آنا ہے۔

جدول 3.5: گرانی کی آبادیاتی شرح اور تغیر				
معیاری انحراف*		مساوق گرانی (فیصد)		
م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	
1.57	4.24	11.7	20.8	تمام آمدنی گروپ
2.60	8.23	12.5	23.7	غذائی
0.83	1.55	11.1	18.4	غیر غذائی
1.80	5.45	12.1	22.1	3000 روپے تک
1.67	5.26	12.0	22.1	3001 تا 5000 روپے تک
1.54	4.44	11.9	21.6	5001 سے 12000 روپے تک
1.68	3.84	11.5	19.5	12000 روپے سے زیادہ
* معیاری انحراف متعلقہ مالی سال کی ماہانہ سال بسال گرانی سے نکالا گیا ہے۔				

جدول 3.1.1: صارف اشاریہ قیمت گرانی			
فیصد			
اوسط	مجموعی	غذائی	غیر غذائی
میں 03 تا میں 10ء	9.67	11.62	8.26
میں 03 تا میں 07ء	6.55	7.73	5.73
میں 08 تا میں 10ء	14.88	18.10	12.48

### بکس 3.1: گرانی سے متعلق عمومی حقائق 9

قیمتوں کے اعداد و شمار کے تجزیے سے چند دلچسپ حقائق سامنے آئے ہیں جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

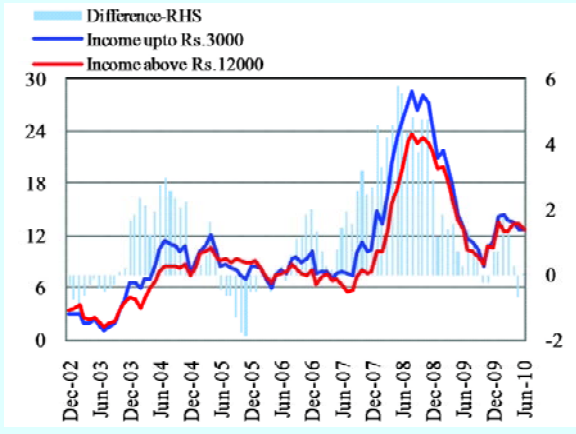
**پہلی حقیقت:** پاکستان میں غیر غذائی گرانی کے مقابلے میں غذائی گرانی زیادہ ہے۔

حالیہ برسوں میں یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ گرانی کی سطح سے قطع نظر غیر غذائی گرانی کے مقابلے میں غذائی گرانی بلند رہی ہے (دیکھئے جدول 3.1.1)۔

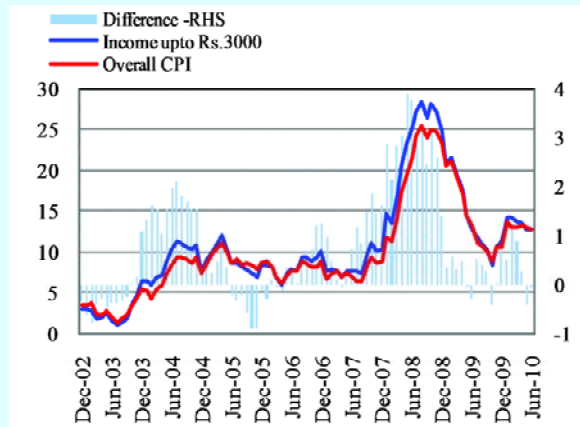
**دوسری حقیقت:** کم آمدن گروپ کے لیے مجموعی گرانی کے مقابلے میں عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت زیادہ بلند تھی۔

جولائی 2002ء سے لے کر جون 2010ء تک ماہانہ بنیادوں پر سال بھر سال گرانی کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ 96 مشاہدات میں سے کم آمدن گروپ کے لیے گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 67 بار (تقریباً 70 فیصد) مجموعی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سے بلند رہی۔ اس عرصے کے دوران کم آمدن گروپ کے لیے گرانی صرف 29 مہینے تک مجموعی گرانی سے کم رہی۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ زیادہ تر عرصے کے دوران کم آمدن گروپ کو غیر متناسب بلند گرانی کا سامنا رہا۔ **شکل 3.1.1** سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب گرانی میں کمی واقع ہو رہی تھی تو کم آمدن گروپ کو غیر متناسب طور پر پست گرانی کا سامنا رہا تھا۔ تاہم یہ اس وقت دیکھا گیا جب گرانی 10 فیصد سے کم تھی یا مزید گھٹ رہی تھی۔ لہذا کم آمدن گروپ کو تحفظ دینے کے لیے گرانی کو یک ہندی سطح پر برقرار رکھنا ضروری ہے۔

### شکل 3.1.2: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت - فیصد



### شکل 3.1.1: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت - فیصد



**تیسری حقیقت:** بلند آمدنی والے گروپ کے مقابلے میں کم آمدن گروپ کے لیے گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت زیادہ تھی۔

کم اور بلند آمدنی گروپوں کے لیے اس کا موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ 96 مہینے کے عرصے کے دوران کم آمدن گروپ کو 70 مہینے بلند گرانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ جب گرانی کم تھی اور اگر رہی تھی تو کم آمدن گروپ بہتر حالت میں تھا۔ مثلاً جب اکتوبر 2002ء میں گرانی 3.3 فیصد سے کم ہو کر ستمبر 2003ء میں 2.2 فیصد ہو گئی اس وقت بلند آمدنی گروپ کے مقابلے میں کم آمدن گروپ کے لیے گرانی کم تھی (11 مہینوں کے لیے) (دیکھئے شکل 3.1.2)۔ اسی طرح کی صورتحال اگلے 11 مہینوں میں دوبارہ سامنے آئی جب مئی 2005ء میں گرانی 9.7 فیصد سے کم ہو کر اپریل 2006ء میں 6.2 فیصد ہو گئی۔ یہ ایک اتفاق نہیں تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب گرانی کی سطح کم ہو اور گری ہو تو وہ کم آمدن گروپ کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے۔ آسان لفظوں میں کہا جاسکتا ہے کہ پست سطح پر ارزانی کا عمل بلند آمدنی والے گروپ کے مقابلے میں کم آمدن گروپ کے لیے زیادہ مفید ہے جیسا کہ 2009-10ء میں دیکھا گیا ہے۔

**چوتھی حقیقت:** متوسط آمدنی گروپ تمام اقسام کے گرانی کے دھچکوں میں زیادہ ضرر پذیر ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا بحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ کم آمدن گروپ غذائی گرانی سے اور بلند آمدن گروپ غیر غذائی گرانی سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ تاہم اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ متوسط طبقہ اپنے صرفے کے لحاظ سے غذائی اور غیر غذائی گرانی دونوں سے متاثر ہوتا ہے۔ اس صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ طبقہ گرانی کے تمام دھچکوں اور زیادہ تر اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سے متاثر ہوتا ہے (شکل 3.1.3)۔

### نتیجہ و مضمرات

مندرجہ بالا حقائق واضح تصویر پیش کر رہے ہیں کہ بلند آمدنی والے گروپ کی نسبت کم آمدن گروپ کے لیے بلند گرانی نقصان دہ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں گرانی کا دباؤ زیادہ تر غذائی گرانی سے پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ کم آمدن گروپ اپنی آمدنی کا بڑا 9 فیوٹ ایک متکاملے کا خلاصہ ہے جو اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر سیریز کے لیے تحریر کیا جا رہا ہے۔ اس بکس میں شامل خیالات مصنف کے اپنے ہیں جن سے اسٹیٹ بینک کا متفق ہونا ضروری نہیں۔



حصہ غذائی اشیاء خرچ کرتے ہیں اس لیے وہ بلند گرائی سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

ان حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ کم آمدن گروپ کے تحفظ کے لیے غریب دوست پالیسیاں تشکیل دی جانی چاہئیں جو یہ ہو سکتی ہیں:

الف۔ بدنی زراعت: عمومی زراعت دینے کی بجائے صرف کم آمدن گروپ کے لیے بدنی زراعت دی جائے۔ یوٹیلیٹی اسٹورز پر کم از کم اجناس رعایتی قیمت میں دی جائیں۔ اس سلسلے میں نادرا کا ڈیٹا بیس استعمال کیا جائے جس سے ملک میں دستاویزات میں بہتری لانے میں بھی مدد ملے گی۔

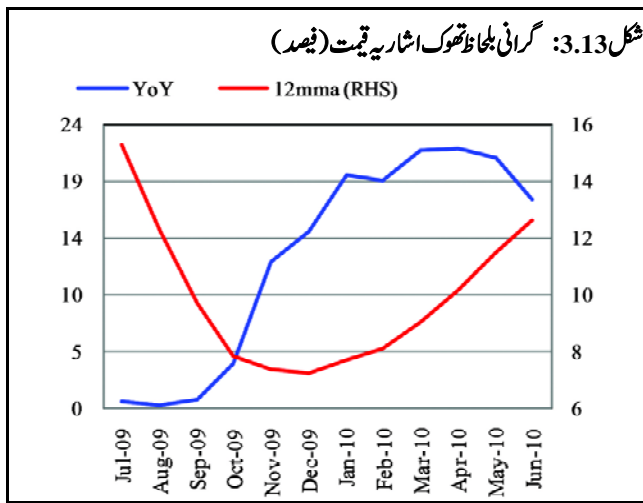
ب۔ اہم اجناس کی قیمتیں بڑھنے (ملکی بائین الاقوامی عوام کی وجہ سے) کی صورت میں مذکورہ بالا بدنی زراعت کم آمدن گروپ سے بڑھا کر متوسط طبقے کو بھی دی جانی چاہیے۔

ج۔ دی گئی زراعت کی مالکاری کے لیے درآمدہ پر قبضہ غذائی اشیاء جیسے بنجر، زیتون کے تیل، ڈیہ، بند خوراک، مٹھائیوں، چاکلیٹ وغیرہ پر بلند ٹیرف نافذ کیا جائے۔

د۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اہم اجناس اور جلد خراب ہو جانے والی غذائی اشیاء (سبزیوں اور پھل) کی مقامی پیداوار میں اضافے کی حقیقی کوششیں کی جائیں۔ دیگر ممالک کے تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً تمام فصلوں اور ذہیری فارموں کی یافت میں اضافے کی بھرپور استعداد موجود ہے۔ کم لاگت کے ذریعے رسد میں بہتری لاکر غذائی قیمتوں میں تغیر پنڈیری کو قابو کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

ہ۔ قواعد وضوابط کی تشکیل اور ان پر موثر عملدرآمد کی ضرورت ہے تاکہ کائرل سازی، اجارہ داری، ذخیرہ اندوزی وغیرہ جیسی سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی ہو۔

آخر اصرار فین کی سرگرمی انجمنیں تا جہوں کے منافع خوری رویے کو قابو کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔



گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے برعکس مالی سال 10ء کے دوران غیر غذائی گرائی میں اضافہ بنیادی طور پر گرائی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت کی وجہ سے ہوا اور اپریل 2010ء میں غیر غذائی گرائی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت 27.7 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ اگست 2009ء میں 5.6 فیصد ارزانی ہوئی تھی۔ غذائی گرائی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت مارچ 2010ء میں 16.3 فیصد کی مقامی بلند سطح پر تھی جبکہ اگست 2009ء میں 5.8 فیصد پست سطح پر تھی۔

تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ میں تمام ذیلی گروپوں ماسوائے تعمیراتی سامان کے سال کے دوران بڑھتی ہوئی گرائی کا رجحان رہا۔ تیل کی عالمی قیمتیں بڑھنے اور حکومت کی طرف سے بجلی کے ٹیرف میں زراعت کم کرنے کے باعث ایندھن و روشنی ذیلی گروپ میں گرائی بدستور مضبوط رہی جبکہ خام مال ذیلی گروپ

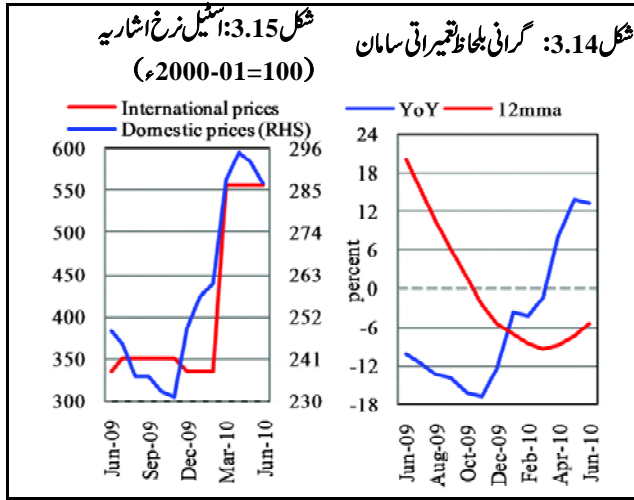
میں چینی اور کپاس کی عالمی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے گرائی میں اضافہ ہوا کیونکہ چینی اور کپاس پیدا کرنے والے ممالک میں کمزور کاشت ہوئی تھی۔ اگرچہ مالی سال 10ء کے دوران چینی کی مقامی کاشت میں کمی واقع ہوئی جبکہ کپاس کی پیداوار میں اضافہ ہوا تاہم خام کپاس اور دھاکے کی بڑی مقدار برآمد کرنے سے ملک میں اس کی قلت پیدا ہو گئی۔

مالی سال 10ء کی ابتدائی تین سہ ماہیوں تک سیمنٹ کی قیمت کم ہونے کی وجہ سے تعمیراتی سامان کے ذیلی گروپ میں ارزانی رہی، سیمنٹ کی کمزور بیرونی طلب کے باعث مقامی مسابقت بڑھ گئی۔ اسی طرح تانبے کی کم قیمت کی وجہ سے تاروں اور کلیبلز کی قیمتیں بھی کم ہو گئیں جس کی وجہ سے اس ذیلی گروپ میں گرائی کم کرنے میں مدد ملی۔ تاہم تاہم مالی سال 10ء کی آخری سہ ماہی میں تعمیراتی سامان کے ذیلی گروپ میں مثبت اضافہ ہوا جس کی وجہ سے سریے اور چادروں کی قیمتوں کا بڑھنا ہے۔ مالی سال 10ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران چین کی طرف سے مضبوط طلب کے باعث لوہے کی کچ دھات کی قیمت بڑھ گئی جس سے سریے اور چادروں کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 3.14)۔

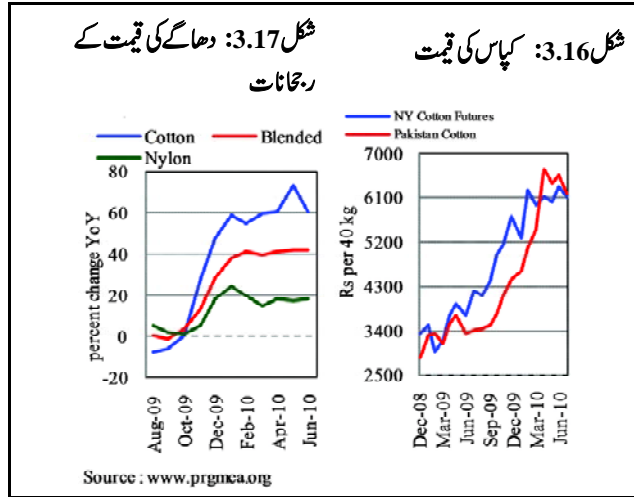
جدول 3.6: تھوک اشاریہ قیمت گرائی کے رجحانات				
مئی 10ء	مئی 09ء	مئی 10ء	مئی 09ء	
سالانہ اوسط		سال بسال - جون		
12.63	18.19	17.62	4.15	مجموعی
11.92	23.24	14.52	10.24	غذائی
13.20	14.39	20.14	-0.34	غیر غذائی گروپ
29.09	17.81	50.48	11.94	خام مال
14.52	15.95	12.62	-3.99	اینڈھن، روشنی اور لیبر کی قیمتیں
10.15	9.62	19.53	3.16	میانہ پیکرز
-5.44	20.21	13.18	-10.14	تعمیراتی سامان

**شکل 3.15:** سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء کی دوسری ششماہی میں عالمی منڈی میں فولاد کی قیمتیں بڑھی ہیں اور مقامی منڈی میں سریے اور چادروں کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا جن میں پہلی ششماہی میں کمی ہو رہی تھی۔ مزید یہ کہ کچھ دیگر عوامل جیسے مقامی طلب اور ذخیرہ اندوزی کی گنجائش کے باعث سریے اور چادروں کی مقامی قیمتوں پر اثر پڑا۔

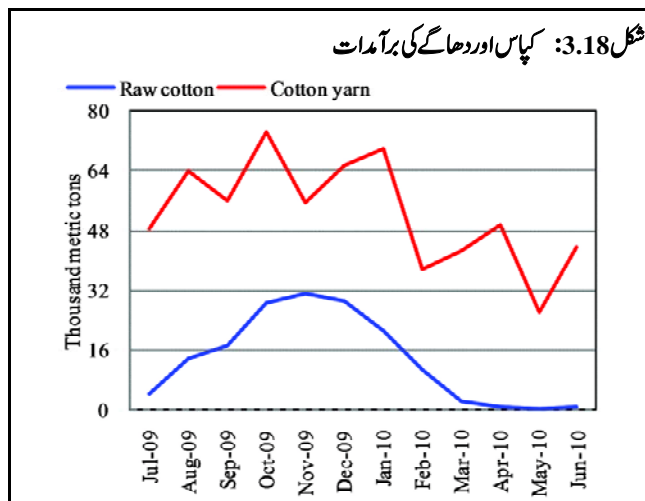
خام مال اور اشیاء سازی ذیلی گروپوں میں کپاس کی قیمتوں کی علاوہ بھی دیگر عوامل ہیں جنہوں نے گرائی میں اضافہ کیا۔ مالی سال 10ء کے دوران مقامی منڈیوں



میں کپاس کی قیمتوں میں خاصا اضافہ ہوا اور عام طور پر یہ عالمی قیمتوں کے رجحانات پر چلتی ہیں (دیکھئے شکل 3.16)۔ تاہم کپاس کی مقامی قیمتیں عالمی قیمتوں سے کافی زیادہ رہیں جس کی وجہ مضبوط ملکی و بیرونی طلب تھی کیونکہ پاکستانی دھاگے اور خام کپاس کی زیادہ برآمدات ہوئیں (دیکھئے شکل 3.18)، جس سے ملک میں دھاگے کی دستیابی کے خدشات پیدا ہوئے۔ ان عوامل کی وجہ سے حکومت نے سوتی دھاگے کی برآمد پر پابندی عائد کرتے ہوئے جنوری 2010ء میں اس کی ماہانہ مقدار 50 ملین کلوگرام مقرر کر دی اور مارچ 2010ء میں اس میں مزید کمی کر کے 35 ملین کلوگرام کر دی۔ تاہم کپاس کا ذخیرہ تیزی سے ختم ہونے اور قدر اضافی ٹیکسٹائل شعبے کی طرف سے طلب میں اضافے کی وجہ سے حکومت نے وسط مئی 2010ء میں تمام اقسام کے دھاگوں کی برآمدات پر 15 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی نافذ کر دی۔ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں مختلف اقسام کے تیار شدہ دھاگے اور کپڑوں کی قیمتوں میں اضافے سے کپاس کی قیمتیں بڑھنے کی عکاسی ہوتی ہے (دیکھئے شکل 3.17)۔



تंबا کو اور گنا ایسی دیگر دو اہم اشیاء ہیں جو کہ خام مال ذیلی گروپ میں گرائی میں اضافے کے حصے دار ہیں اور ان کی وجہ سے تیار اشیاء جیسے ریفاٹن چینی، گڑ، مشروبات اور سگریٹ کی قیمتیں بھی بڑھی ہیں۔ مالی سال 09ء اور 10ء میں گنے کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی اور اتفاق ہے کہ بھارت جو کہ گنے کی پیداوار کا اہم ملک اور صارف ہے وہاں بھی فصل اچھی نہیں ہوئی۔ اسی لیے چینی کے عالمی نرخ تیس سالہ بلند سطح پر پہنچ گئے۔ حالیہ مہینوں میں مقامی چینی کی قیمتیں عالمی قیمتوں میں کمی کے باوجود ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی (دیکھئے شکل 3.19)۔

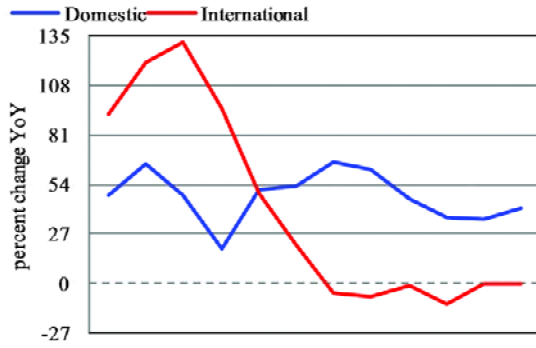


**3.4 حساس قیمت اظہاریہ**

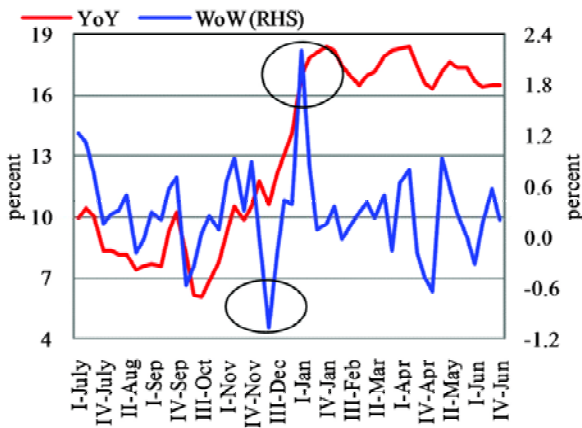
مالی سال 10ء کے دوران حساس قیمت اظہاریہ (زیادہ تر غذائی اشیاء پر مبنی) <sup>10</sup> سے ناپی گئی ہفتہ وار گرائی غذائی گرائی مستقل ہونے کی وجہ سے بدستور مضبوط رہی۔ مالی سال 10ء کے آخری ہفتے میں ہفتہ وار گرائی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ (سال بسال) بڑھ کر 16.5 فیصد ہو گئی جو کہ مالی سال کے پہلے ہفتے کے دوران 9.9 فیصد تھی (دیکھئے شکل 3.20)۔ مالی سال 10ء کے وسط میں زیادہ اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔ دسمبر 2009ء کے دوسرے ہفتے میں ہفتہ وار حساس قیمت اظہاریہ میں 1.1 فیصد ازانی ہوئی جس کا سبب منڈی میں نئی فصلوں کی آمد کی وجہ سے چاول اور گڑ کی فراہمی میں بہتری ہے۔ تاہم جنوری 2010ء کے پہلے ہفتے میں ہفتہ وار گرائی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ 2.2 فیصد پر پہنچ گئی جس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) بجلی اور گیس کے ٹیرف میں اضافہ ہونا اور (ب) پیاز اور انڈوں کی مقامی قلت۔

<sup>10</sup> 153 شیا میں سے 141 شیا کا تعلق غذائی گروپ سے ہے اور باقی 12 شیا کا تعلق غیر غذائی گروپ سے ہے۔

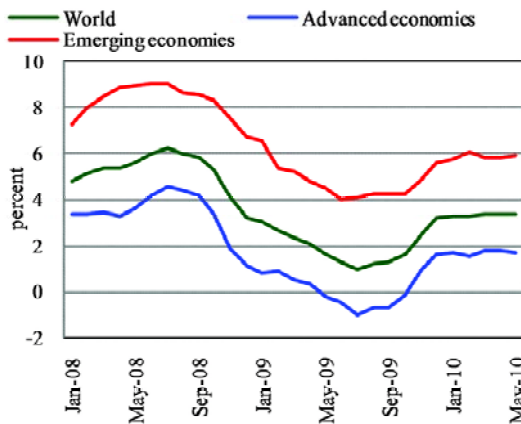
شکل 3.19: چینی کی قیمت کے رجحانات



شکل 3.20: گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ



شکل 3.21: عمومی گرانی



3.5 گرانی کا عالمی منظر نامہ

مالیاتی تحریک اور اہم معیشتوں<sup>11</sup> خصوصاً ابھرتی ہوئی ایشیائی معیشتوں میں متوقع بحالی کے نتیجے میں گرانی کا دباؤ عالمی سطح پر بڑھا ہے (دیکھئے شکل 3.21)۔ بھاری صنعتی پیداوار، تجارت میں دو ہندی نمو، صارفین کے اعتماد میں بہتری اور روزگار کے مواقعوں میں نمو ایسی چند اہم وجوہات ہیں جس سے عالمی معیشت کی کارکردگی بہتر ہوئی ہے۔ مجموعی معاشی صورتحال سے زیادہ تر جدید معیشتوں میں معتدل لیکن ہموار بحالی اور کئی ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں مضبوط نمو کی توقع ہے۔

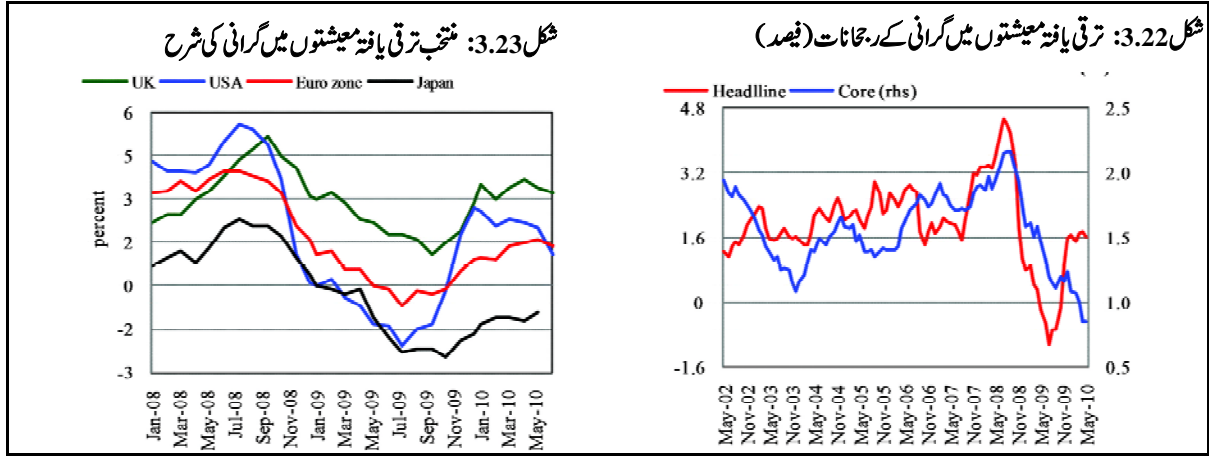
مالی سال 2010ء کے دوران ابھرتی ہوئی معیشتوں میں<sup>12</sup> گرانی بدستور بلند رہی خصوصاً سال 2010ء کے ابتدائی پانچ ماہ کے دوران ماہانہ اوسط شرح 5.9 فیصد تھی۔ گرانی میں اضافے کی وجوہات یہ ہیں: (الف) سرمایہ کی آمد میں اضافے سے اثاثوں کے نرخ کی بحالی کی گرانی، (ب) مالی بحران کے بعد مضبوط بحالی اور (ج) مکمل گنجائش کے قریب تر پیداوار جو کہ بلند ملکی طلب کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ توقع کی جا رہی ہے کہ 2010ء میں گرانی بڑھ کر 6.3 فیصد ہو جائے گی۔ گرانی کے دباؤ کو کنٹرول کرنے کے لیے ابھرتی ہوئی معیشتوں میں مرکزی بینکوں نے سکڑاؤ کی پالیسیاں اختیار کی ہیں۔ حالیہ مہینوں میں بھارت، آسٹریلیا، ملائیشیا، جنوبی کوریا، پاکستان اور تھائی لینڈ نے اپنے پالیسی ریٹ میں اضافہ کیا ہے (دیکھئے جدول 3.7)۔

ابھرتی ہوئی معیشتوں کے برعکس ترقی یافتہ معیشتیں مئی تا اکتوبر 2009ء کے درمیان ارزانی کے مرحلے سے باہر آ گئی تھیں۔ نومبر 2009ء سے قیمتوں میں سست روی کے ساتھ اضافہ شروع ہو گیا تھا۔ اس لیے کمزور ملکی طلب، پیداوار کی اضافی گنجائش اور بیرونی کارکردگی کی مسلسل بلند شرح کے باعث جدید معیشتوں میں گرانی کم رہی۔ حالیہ مہینوں میں ترقی یافتہ معیشتوں میں گرانی کی سطح 1.5 فیصد کی پست سطح پر رہی۔ ترقی یافتہ معیشتوں میں مئی 2010ء میں قومی گرانی کم ہو کر 0.9 فیصد (سال بسال) کی سب سے پست سطح پر پہنچ گئی جو کہ جنوری 2002ء سے قومی گرانی کی پست ترین سطح ہے (دیکھئے شکل 3.22)۔ زیادہ تر ترقی یافتہ معیشتوں میں زری انتظامیہ نے پالیسی ریٹ کو کم سطح پر رکھا تاکہ معاشی سرگرمیوں کو فروغ مل سکے۔

جون 2010ء کے دوران جدید معیشتوں کے اندر امریکہ اور برطانیہ میں گرانی

<sup>11</sup> آئی ایم ایف کی تازہ ترین پیش گوئی سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2010ء میں عالمی معیشت میں 4.6 فیصد نمو ہوگی جو گذشتہ پیش گوئی 4.2 فیصد سے زیادہ ہے۔ آئی ایم ایف نے 2011ء کے لیے عالمی معاشی نمو کی پیش گوئی 4.3 فیصد برقرار رکھی ہے۔

<sup>12</sup> ارجنٹینا، برازیل، بلغاریہ، چلی، چین، کولمبیا، اےسٹونیا، ہنگری، بھارت، انڈونیشیا، لیبیا، لیتھویا، ملائیشیا، میکسیکو، پاکستان، پیرو، فلپائن، پولینڈ، رومانیہ، روس، جنوبی افریقہ، تھائی لینڈ، ترکی، یوکرین اور ویتنام۔



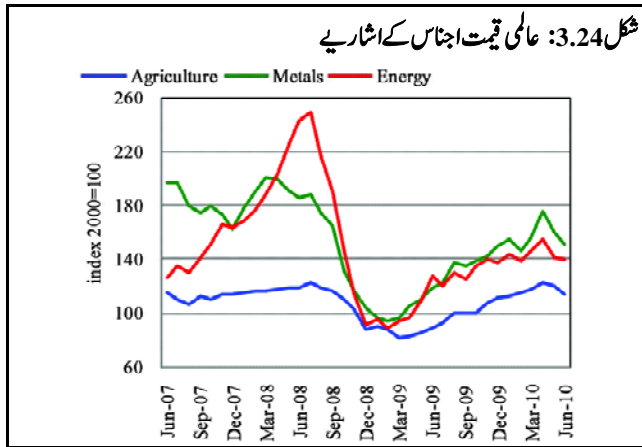
**جدول 3.7: منتخب معیشتوں کے پالیسی ریٹ**

تبدیلی کی تاریخ	گذشتہ ریٹ (فیصد)	موجودہ ریٹ (فیصد)	
16 دسمبر 2008ء	1.00	0.25	امریکہ
05 مارچ 2009ء	1.00	0.50	برطانیہ
07 مئی 2009ء	1.25	1.00	یورپی یونین
05 مئی 2010ء	4.25	4.50	آسٹریلیا
20 دسمبر 2008ء	0.30	0.10	جاپان
29 جولائی 2010ء	2.75	3.00	نیوزی لینڈ
130 اپریل 2009ء	9.50	8.50	جنوبی افریقہ
22 دسمبر 2008ء	5.58	5.31	چین
27 جولائی 2010ء	5.50	5.75	بھارت
09 جولائی 2010ء	2.00	2.25	فلپائن
09 جولائی 2009ء	4.25	4.00	ملائیشیا
08 جولائی 2010ء	2.50	2.75	انڈونیشیا
05 اگست 2009ء	6.75	6.50	کینیڈا
19 جولائی 2010ء	0.50	0.75	تھائی لینڈ
25 اگست 2010ء	1.50	1.75	

ماخذ: مرکزی بینکوں کی ویب سائٹس، forexstreet.com، بلومبرگ

میں مزید کی دیکھی گئی (دیکھئے شکل 3.23) جس کی وجہ سے یونین کی لاگت میں کمی اور بیرونی گاری میں اضافہ ہے۔ جنوری 2009ء سے جاپان کی معیشت میں مسلسل ارزانی ریکارڈ کی گئی۔ اہم تجارتی شراکت داروں (امریکہ، چین، یورپی یونین) کو متعدد اشیاء جیسے صارفی الیکٹرانکس، آٹوموبائل، آپٹک فائبر کی کمزور برآمدی نمو ایسے اہم عوامل ہیں جو جاپان میں ارزانی کی ذمہ دار ہیں۔ گنجائش کے کم استعمال اور شاندار نمو کے باعث جدید معیشتوں میں گرانی کا دباؤ بدستور کم رہنے کی توقع ہے۔

خاص طور پر چین اور بھارت میں توقع سے زیادہ عالمی بحالی کے باعث توانائی، دھاتیں اور زرعی اشیاء کی عالمی قیمتوں میں ہونے والے اضافے کی عکاسی ہوتی ہے (دیکھئے شکل 3.24)۔ مالی سال 10ء کے دوران توانائی، دھاتیں اور زرعی اشیاء کی قیمتوں میں بالترتیب 17.9 فیصد، 20.5 فیصد اور 11.3 فیصد اضافہ ہوا۔ اسی لیے جون 2010ء میں آئی ایم ایف اجناسی نرخ اشاریہ (اشیاء کی عالمی قیمتوں کی مجموعی پیمائش) فروری 2009ء کے بعد سے پست ترین سطح سے بڑھ کر 44.2 فیصد ہو گیا۔



م 10ء کے دوران اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ کی عوامل ہیں: (الف) مضبوط عالمی معاشی بحالی، (ب) عالمی خصوصاً ابھرتی ہوئی معیشتوں صنعتی پیداوار میں نمو، (ج) اشیاء سازی کے منتظمین کے اشاریہ میں اضافہ، (د) نجی طلب میں نمو کی حوصلہ افزا علامات، (ه) امریکی ڈالر کی قدر میں کمی<sup>13</sup> جس سے سرمایہ کاروں کو اجناسی منڈی کے طرف راغب ہونے کا حوصلہ ملا اور (و) مالی ہیجان کے اثرات میں کمی۔ مزید برآں م 10ء کے دوران چینی اور کپاس کی رسد میں قلت کے باعث اشیاء کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔

<sup>13</sup> سال کے دوران باسکٹ میں موجود چھ اہم کرنسیوں (یورو، یین، پاؤنڈ، کینیڈین ڈالر، سوئس فرانک اور سوئڈش کرونا) کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔